احادیث متعارضہ کو جمع کرنے میں امام شافعی کا منہج

IMĀM AL-SHĀFIʿĪ'S APPROACH TOWARDS RECONCILIATION OF CONTRADICTORY AḤĀDĪTH

***Dr Muhammad Waris Ali**
****Dr Tahir Masood Qazi***

Abstract:

Al-Shāfiʿī (150-204) is the founder of fiqh al-Shāfiʿī. He was a great scholar of Ahādīth and jurisprudence. He started to discuss the hadīth sciences and wrote Ikhtilāf-al-Ḥadīth. In this article the methodology and style of al-Shāfiʿī regarding conciliation of Contradictory Ahādīth has been discussed and analysed in the light of his book Ikhtilāf al-Ḥadīth. He has discussed many issues in which he had found contradiction among the Ahādīth. In this article, his approach to conciliate the opposite Ahādīth has been analyses. Examples from his book Ikhtilāf al-Ḥadīth have been taken and discussed. Mostly he has conciliated the contradictory Ahādīth by describing that they belong to two different situations and sometimes he explained that there is no any difference in the Ahādīth, they only describe the detail of the matter.

Keywords: *Ahādīth, Contradiction, Ikhtilāf al- Ḥadīth, al - Shāfiʿī, Reconciliation*

*Assistant Prof. Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore mwarisali@lgu.edu.pk
**Associate Prof. Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore drtmqazi@lgu.edu.pk

امام شافعی رحمہ اللہ (150ھ تا204ھ) تیسری صدی ہجری کے محدث اور فقیہہ ہیں۔ انہوں نے حدیث اور فقہ دونوں میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ متعارض احادیث میں بظاہر موجود تعادض کو دور کرنے کے لئے جو اصول متعارف کروائے گئے ہیں جن میں نسخ، ترجیح اور جمع بین النصوص اہم ہیں۔ امام شافعی نے ان کو عملی شکل میں لاگو کر کے اختلاف کو دور کیا۔ متعارض ادلہ کے اختلاف کو دور کرنے کے لئے ایک اہم اصول جمع بین النصوص ہے۔ امام شافعی اس بات کے قائل ہیں کہ جب احادیث ایک دوسرے کے مخالف ہوں توسب سے پہلے ان کو اس طرح جمع کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ ان کا اختلاف ختم ہو جائے کیونکہ ان کے نزدیک دو دلائل میں سے ایک کو ترک کرنے کی نسبت بہتر ہے کہ ان دونوں پر عمل کیا جائے۔

اس لئے امام شافعی حتی الامکان کوشش کرتے ہیں کہ متعارض نصوص کو جمع کیا جائے اگر ان میں جمع ممکن نہ ہو تو پھر ان میں سے ایک کو دوسری پر ترجیح دی جائے اور اگر ترجیح کے لئے کوئی وجہ نہ ملے تو ان کے درمیان نسخ کے امکان کو تلاش کیا جائے اس طرح ناسخ پر عمل کیا جائے اور منسوخ کو ترک کر دیا جائے۔ اس مقالہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے جمع بین النصوص کے اصول کو زیر بحث لایا گیا ہے اور اس کے بارے میں موجود امثلہ ان کی کتاب 'اختلاف الحدیث' کی روشنی میں درج ذیل سطور میں بیان کی گئی ہیں۔

اعضاءوضوء کو دھونا

امام شافعی رحمہ اللہ اپنی کتاب کے مقدمہ کے بعد جس مسئلہ کے بارے میں اختلافی روایات ذکر کرتے ہیں وہ اعضائے وضوء کے دھونے کے حوالے سے ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَّأَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً مَرَّةً [1] "بے شک رسول اللہ ﷺ نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا اور اپنے سر کا مسح کیا ایک ایک مرتبہ۔" ایک اور روایت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا [2] "بے شک نبی مکرم ﷺ نے تین تین مرتبہ (اعضاء دھو کر) وضوء فرمایا" ایک روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنھما سے کسی شخص نے سوال کیا کہ کیا آپ دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے وضوء کرتے تھے تو انہوں نے پانی منگوایا اور پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ اور ہاتھوں کو دو دو مرتبہ دھویا اور اپنے سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں کو دھویا [3]

یہ تین روایات ذکر کرنے کے بعد امام شافعی رحمہ اللہ نے ان میں اس طرح تطبیق پیدا کی ہے کہ ان احادیث میں اختلاف نام کی کوئی چیز نہیں ہے بلکہ یہ اختلاف مباح پر مبنی ہے ان سب احادیث کو قابل عمل بناتے ہوئے یہ حکم لگایا ہے کہ وضوء میں سب سے کم ایک ایک مرتبہ دھونا بھی کافی ہو گا مگر کامل وضوء اس وقت ہو گا جب تین تین مرتبہ اعضاء کو دھویا جائے۔ اسی طرح پاؤں دھونے اور موزوں پر مسح کے حوالے سے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں إِنَّمَا يُقَالُ الْغَسْلُ كَمَالٌ، وَالْمَسْحُ رُخْصَةٌ[4] "بے شک کہا جائے گا پاؤں کا دھونا کمال ہے اور موزوں پر مسح کرنا رخصت پر مبنی ہے۔"

اس بحث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ معاملہ اس طرح حل کیا ہے کہ مختلف روایات کو اس طرح جمع کیا ہے کہ ایک سے فرض اور دوسری مخالف روایت سے استحباب یا سنت کے ثبوت کا حکم جاری ہوتا ہے اور نبی مکرم ﷺ کے مختلف اعمال کو امت کی تعلیم کے لئے اور آسانیاں پیدا کرنے کے لئے مختلف احوال پر محمول کیا ہے کہ آپ ﷺ کے ایک عمل مبارک سے فرضیت کا بیان ہوتا ہے اور دوسرے عمل مبارک سے اس کا استحباب ثابت ہوتا ہے لہذا اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

نماز میں تلاوت آیات کا اختلاف

امام شافعی رحمہ اللہ نماز میں رسول اللہ ﷺ کا مختلف سورتوں کی تلاوت کرنا بیان کرتے ہیں اور آخر میں اپنا نقطہ نظر بیان کرتے ہوئے ان احادیث وروایات کو جمع کر کے یہ حکم لگاتے ہیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کا پڑھنا چونکہ سنت مطہرہ سے ثابت ہے تو ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا لازم ہو گا۔ باقی سورت ملانے کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا عمل مختلف نمازوں میں مختلف ہے لہذا اسے فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ [5] پر عمل کرتے ہوئے مختص نہیں کر سکتے۔ مثلاً ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ[6] تلاوت فرمائی۔[7] دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے صبح کی نماز میں وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ[8] کی تلاوت فرمائی تیسری روایت میں ہے کہ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ بِسُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ، حَتَّى إِذَا ـــــ الخ[9] "رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں صبح کی ہمیں نماز پڑھائی اور سورۃ مومنون کے ساتھ اس کا آغاز کیا حتی کہ جب ـــ آخر تک"

امام شافعی ان کو ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ وَلَيْسَ نَعُدُّ شَيْئًا مِنْ هَذَا اخْتِلَافًا لِأَنَّهُ قَدْ صَلَّى الصَّلَوَاتِ عُمْرَهُ، فَيَحْفَظُ الرَّجُلُ قِرَاءَتَهُ يَوْمًا، وَالرَّجُلُ قِرَاءَتَهُ يَوْمًا غَيْرَه [10] "ان روایات میں اختلاف والی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ نے ساری زندگی نماز ادا فرمائی کسی نے آپ ﷺ کی ایک قرات کو یاد رکھ لیا کسی نے دوسری سورۃ کی قرات کو یاد رکھا اور اسے بیان کر دیا۔"

لہٰذا اس حوالے سے امام شافعی رحمہ اللہ مختلف روایات کے اختلاف کو ان میں جمع و توفیق پیدا کر کے ختم کرتے ہیں اور ساتھ قرآنی آیت [11] سے استدلال بھی کرتے ہیں۔

نماز کے لئے مکروہ اوقات

امام شافعی رحمہ اللہ باب الساعات التی تکرہ فیها الصلوۃ کے تحت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ [12] "بے شک رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور صبح کی نماز کے بعد حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت ذکر کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں۔ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ [13] "بے شک رسول اللہ ﷺ نے نصف النہار کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے سوائے جمعہ کے دن کے۔"

ان روایات سے یہ مسئلہ اخذ ہوتا ہے کہ تین اوقات ایسے ہیں جن میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے لیکن اس کے برعکس حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، مَنْ وُلِّيَ مِنْكُمْ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا، فَلَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ، وَصَلَّى أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ [14] "اے بنی عبد مناف تم میں سے جسے لوگوں کے کسی امر کی ذمہ داری سونپی جائے تو وہ کسی کو اس گھر کا طواف کرنے سے نہ روکے اور دن اور رات کے جس وقت بھی چاہیں نماز پڑھیں۔"

اس روایت میں ممنوعہ اوقات کی نفی لازم آتی ہے کہ جب چاہیں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک ان روایات میں کوئی اختلاف نہیں ہے بلکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے بقول مذکورہ اوقات میں نماز سے روکنا مطلقاً نہیں بلکہ ہر اس نماز کے پڑھنے سے روکنا مراد ہے جو فرض نہ ہو یا جس کی تاکید نہ کی گئی ہو اور جن روایات میں نماز پڑھنے کی اجازت دی گئی ہے یا

آپ ﷺ نے خود پڑھی ہے یا کسی کو پڑھتے دیکھا اور اس کو منع نہیں کیا تو یہ سب اس ضمن میں آئے گا کہ یا تو ان کا وہ معمول تھا یا ان کی تاکید کی گئی ہے یا ایسا کرنے پر لوگوں کا اجماع ہے۔[15]

امام شافعی رحمہ اللہ ان سب احتمالات پر رسول اکرم ﷺ کی احادیث پیش کرتے ہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنھما جو عصر اور فجر کے بعد نماز جنازہ سے منع فرماتے تھے تو امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک مذکورہ اوقات میں نماز سے مطلقاً منع کرنا مراد ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اوقات ممنوعہ میں نماز پڑھنے سے منع کرنے والی روایات اور اجازت والی روایات کو امام شافعی رحمہ اللہ مختلف صورت حال پر محمول کر کے جمع کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

قیدیوں کے قتل اور فدیہ کا معاملہ

قیدیوں کے قتل کرنے اور فدیہ لے کر یا بغیر فدیہ کے چھوڑنے کے حوالے سے مختلف روایات ملتی ہیں۔ عمران بن حصین کہتے ہیں۔ أَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ، وَكَانَتْ ثَقِيفٌ قَدْ أَسَرَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَدَاهُ النَّبِيُّ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسَرَتْهُمَا ثَقِيفٌ[16]۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے بنو عقیل کے ایک شخص کو قید کر لیا اور قبیلہ ثقیف نے دو اصحاب رسول ﷺ کو قید کیا ہوا تھا تو نبی پاک ﷺ نے اس (قیدی کو ان دو (صحابہ) کے بدلے چھوڑ دیا جنہیں ثقیف نے قید کیا ہوا تھا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ثمامہ بن اثال حنفی کو قید کر کے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ تین دن تک باندھ دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پر احسان فرمایا اور مشرک ہونے کے باوجود چھوڑ دیا پھر وہ مسلمان ہو گیا۔[17] ایک روایت میں ہے کہ نضر بن حارث عبدری کو بدر کے دن قید کیا گیا اور پھر قتل کر دیا گیا۔[18] اسی طرح عقبہ بن ابی معیط کو بدر کے موقع پر باندھ کر قتل کر دیا گیا۔[19] مذکورہ روایات میں باہم تعارض پایا جا رہا ہے کہ کہیں قیدی کو فدیہ لے کر کہیں بغیر فدیہ کے احسانا اور کبھی کسی قیدی کے بدلے چھوڑا جا رہا ہے اور کہیں قتل بھی کیا جا رہا ہے لیکن امام شافعی رحمہ اللہ ان سب میں اسی طرح جمع و توفیق پیدا کرتے ہیں کہ سب پر عمل ہو سکے۔

امام شافعی فرماتے ہیں أَنَّ لِلْإِمَامِ إِذَا أَسَرَ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَنْ يَقْتُلَ، أَوْ أَنْ يَمُنَّ عَلَيْهِ بِلَا شَيْءٍ، أَوْ أَنْ يُفَادِيَ بِمَالٍ يَأْخُذُهُ مِنْهُمْ، أَوْ أَنْ يُفَادِيَ بِأَنْ يُطْلِقَ مِنْهُمْ عَلَى أَنْ يُطْلَقَ لَهُ بَعْضُ أَسْرَى الْمُسْلِمِينَ[20] "(ان روایات سے راہنمائی حاصل ہوتی ہے) کہ حاکم وقت کو اس بات کا اختیار حاصل ہے کہ جب مشرکین کا کوئی آدمی قیدی بن جائے تو چاہے تو اسے قتل کروا دے یا اس پر احسان کرتے ہوئے بغیر

فدیہ کے چھوڑدے یا فدیہ لے کے چھوڑ دے یا مسلمان قیدیوں کے بدلے میں چھوڑ دے۔" یعنی وہ موقع کی مناسبت اور حالات کے مطابق کوئی بھی فیصلہ کر سکتا ہے۔

جانور کا کھیتی کو نقصان پہنچانے کا حکم

امام شافعی رحمہ اللہ پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَار[21] مویشیوں کے نقصان کرنے کا ضمان نہیں ہو گا پھر سعد بن سحیہ سے مروی واقعہ ذکر کرتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب کی اونٹنی نے کسی کے کھیت میں داخل ہو کر اسے خراب کردیا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلَى أَهْلِ الْأَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ، وَمَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِي بِاللَّيْلِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى أَهْلِهَا[22] رسول اللہ ﷺ نے کھیت والوں کو دن کے وقت حفاظت کا ذمہ دار قرار دیا اور رات کے وقت مویشیوں کے نقصان کا ضامن ان کے مالکوں کو قرار دیا۔

ان دونوں روایات میں اختلاف پایا جا رہا ہے کہ پہلی روایت میں جانوروں کے نقصان کو رائیگاں قرار دیا گیا ہے جبکہ دوسری روایت میں رات کے وقت جانوروں کے نقصان پہنچانے پر مالک کو اس کا ضمان قرار دیا گیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک ان میں اختلاف نہیں ہے بلکہ پہلی حدیث عام ہے جسے دوسری حدیث کے ساتھ خاص قرار دیا گیا ہے۔ اس طرح ان دونوں احادیث کو دو مختلف احوال پر محمول کر کے قابل عمل قرار دیا جا سکتا ہے۔ تاکہ ان کا اختلاف دور ہو سکے پہلی حدیث کا محل یہ ہے کہ جب جانور کی نگہداشت کی ذمہ داری اسی کے مالک پر نہیں ہے تو اس وقت اس کے مالک پر ضمان بھی نہیں ہے اور جس وقت جانور کی نگہداشت کی ذمہ داری مالک پر ہے۔ اس وقت کے نقصان کا ضمان مالک پر ہے۔

قبلہ کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت کرنا

قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت کرنے کے حوالے سے مختلف روایات ملتی ہیں جن میں تعارض پایا جاتا ہے امام شافعی رحمہ اللہ ان روایات کو نقل کر کے پھر ان میں جمع و توفیق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر امام شافعی رحمہ اللہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ انَّ النَّبِيَّ نَهَى أَنْ تُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةُ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا[23] "بے شک نبی مکرم ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ کر کے پاخانہ یا پیشاب کرنے سے منع فرمایا بلکہ (فرمایا) مشرق کی طرف یا مغرب کی منہ کر لیا

کرو۔" اسی روایت کے اگلے حصہ میں قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَدْ بُنِيَتْ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ، فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ الله [24] ابو ایوب کہتے ہیں پس ہم شام میں گئے تو وہاں طہارت خانے قبلہ کی طرف رخ کر کے بنے ہوئے پائے تو ہم ان سے بچنے لگے اور اللہ سے استغفار کرنے لگے۔

اس کے بعد امام شافعی رحمہ اللہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے۔ بے شک لوگ کہتے ہیں کہ جب تم قضائے حاجت کے لئے بیٹھو تو قبلہ اور بیت المقدس کی طرف منہ نہ کرو۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ میں اپنے گھر کی چھت پر گیا تو فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ[25] میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف منہ کرتے ہوئے قضائے حاجت کرتے دیکھا۔

ان روایات میں تضاد اور تعارض پایا جارہا ہے جس کے بارے میں امام شافعی فرماتے ہیں کہ وَلَيْسَ يُعَدُّ هَذَا اخْتِلَافًا [26] اسے اختلاف شمار نہیں کیا جائے گا۔ امام شافعی رحمہ اللہ اس بارے میں تفصیلی گفتگو کرتے ہیں اور دونوں احادیث کا محل مختلف بیان کر کے دونوں کو قابل عمل بنا دیتے ہیں مثلاً استقبال قبلہ سے منع کرنے والی روایات کو کھلے میدان اور صحراء میں قضائے حاجت کرنے پر محمول کرتے ہیں کہ زیادہ تر لوگوں کا طریقہ یہی تھا کہ وہ قضائے حاجت باہر کھلے صحرا میں کیا کرتے تھے۔ جس سے شرمگاہ کا ستر بالعموم نہیں رہتا تھا اس لئے کھلے صحراء میں استقبال قبلہ سے منع کیا گیا۔ جہاں تک بیت الخلاء میں قضائے حاجت کا تعلق ہے تو امام شافعی کے مطابق اس میں استقبال قبلہ کرتے ہوئے قضائے حاجت میں کوئی حرج نہیں یہی وجہ ہے کہ ابن عمر کی روایت میں حضور نبی اکرم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا گیا اور شام کی طرف حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ گئے تو انہیں بھی طہارت خانے قبلہ رخ بنے ہوئے ملے۔

محرم کے لئے شکار کا گوشت کھانے کا جواز و عدم جواز

امام شافعی رحمہ اللہ اپنی سند کے ساتھ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے وحشی گدھا ابواء یا ودان کے مقام پر ہدیہ پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے واپس لوٹا دیا اور جب میرے (افسردہ) چہرے کو دیکھا تو فرمایا إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُم[27] میں نے حالت احرام میں ہونے کی وجہ سے اسے لوٹایا ہے

ایک واقعہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ نبی پاک ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھے کہ کچھ صحابہ کے ساتھ آپ ﷺ سے وہ پیچھے رہ گئے۔ وہ صحابہ حالتِ احرام میں تھے میں

(ابو قتادہ) نہیں تھا تو ایک جنگلی گدھا نظر آیا تو میں نے صحابہ سے کہا اس کو تیر سے ماریں انہوں نے انکار کر دیا تو میں نے تیر مارا اسے قتل کر دیا اور کچھ صحابہ نے اس کا گوشت کھایا اور کچھ نے کھانے سے انکار کر دیا جب نبی پاک ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا إِنَّمَا هِيَ مَطْعَمَةٌ أَطْعَمَكُمُو هَا الله [28] یہ کھانا تھا جو اللہ نے تمہیں کھلایا ہے۔

مذکورہ دونوں روایات سے اختلاف و تضاد پایا جارہا ہے کہ پہلی روایت میں رسول اللہ ﷺ نے حالتِ احرام میں ہونے کی وجہ سے جنگلی گدھے کے ہدیے کو واپس لوٹا دیا جس سے پتہ چلتا ہے کہ حالتِ احرام میں جنگلی گدھے کا گوشت کھانا جائز نہیں جبکہ ابو قتادہ انصاری والی روایت میں جنگلی گدھے کے گوشت کھانے کے جواز کا بیان ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ اس اختلاف کو اس طرح دور کرتے ہیں کہ صعب بن جثامہ نے جو گدھا ھدیہ پیش کیا تو ایک احتمال یہ ہے کہ وہ زندہ گدھا تھا لہٰذا حالتِ احرام میں جنگلی گدھے کو ذبح کرنا جائز نہیں اس لئے آپ ﷺ نے واپس لوٹا دیا دوسرا احتمال یہ ہے کہ گوشت کی صورت میں ہدیہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ کو اس بات کا علم ہو گا یہ شکار ان کے لئے کیا گیا ہے تو آپ ﷺ نے واپس لوٹا دیا اور آپ ﷺ کی سنت مبارکہ سے ثابت ہے کہ محرم کے لئے کیا گیا شکار اس کے لئے جائز نہیں ہے اور جس روایت میں حضرت ابو قتادہ کے ساتھیوں کو شکار کے گوشت کھانے کے لئے کہا گیا تو وہ اس لئے کہ وہ شکار نہ تو ان کے لئے کیا گیا اور نہ ان کے کہنے پر کیا گیا تھا۔ لہٰذا وہ ان کے لئے جائز تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ امام شافعی رحمہ اللہ متضاد روایات کو اس طرح جمع کرتے ہیں کہ ان کا معنی اور مفہوم ایسا بیان کرتے ہیں جو ان کے تضاد کی بجائے اتفاق پر مبنی ہوتا ہے پھر اپنے متعین معنی کی تائید میں آیات قرآنیہ اور دیگر روایات سے استشہاد بھی کرتے ہیں۔

فجر کی نماز میں اسفار یا تغلیس کی جائے؟

نماز فجر اندھیرے میں ادا کرنا بہتر ہے یا روشنی پھیل جائے تو ادا کرنا افضل ہے۔ اس حوالے سے اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ پہلے اسفار (خوب روشنی میں نماز فجر پڑھنے) کے حوالے سے روایات ذکر کرتے ہیں۔ جن میں رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ أَسْفِرُوا بِالصُّبْحِ؛ فَإِنَّ ذَلِكَ أَعْظَمُ لِأُجُورِكُم [29] صبح کی نماز میں اسفار کیا کرو بے شک یہ تمہارے لئے زیادہ اجر کا باعث ہے۔

اس کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا سے مروی روایت ذکر کرتے ہیں جس سے تغلیس کرنے کا ثبوت ملتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں كُنَّ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّينَ مَعَ النَّبِيِّ، وَهُنَّ مُتَلَفِّعَاتٌ

بِمُرُوطِهِنَّ، ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى أَهْلِهِنَّ مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ[30] مومن خواتین نبی پاک ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتی تھیں۔۔۔ پھر جب گھر واپس آتی تھیں تو اندھیرے کی وجہ سے کوئی انھیں پہچان نہیں سکتا تھا۔

یہ دونوں روایات بظاہر ایک دوسرے کے خلاف نظر آتی ہیں۔ کیونکہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت میں اسفار کرنے کا حکم ہے جبکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا کے بیان میں تغلیس کا عمل ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ پہلے تو ان روایات میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کی روایات کو ترجیح دیتے ہوئے۔ تغلیس کو افضل اور بہتر قرار دیتے ہیں اور وجہ ترجیح یہ بتاتے ہیں کہ کیونکہ یہ عمل قرآن سے موافقت رکھتا ہے۔ اس لئے افضل ہے۔ قرآن مجید میں ہے حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى[31] نمازوں کی حفاظت کرو اور (بالخصوص) صلاۃ الوسطی کی۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک صلاۃ وسطی فجر کی نماز ہے اور فجر کی نماز کی حفاظت اس وقت زیادہ اچھے طریقے سے ہو سکتی ہے جب اسے اول وقت میں ادا کیا جائے۔ اول وقت میں نماز ادا کرنے کی فضیلت فرامین نبوی ﷺ میں بھی بیان ہوئی ہے۔ جیسے فرمان نبوی ﷺ أَوَّلُ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللهِ[32] اول وقت میں نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ اور جب رسول پاک ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے افضل عمل کونسا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا[33] اول وقت میں نماز پڑھنا۔

اور یہ بات طے ہے رسول اللہ ﷺ اللہ کی رضاء پر کسی دوسری چیز کو ترجیح نہیں دے سکتے تو لا محالہ آپ ﷺ نے فجر کی نماز بھی اول وقت میں ادا فرمائی ہو گی۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں علماء اس بات پر متفق ہیں کہ جو شخص اللہ کا قرب حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے نیک عمل میں جلدی کرنی چاہیے کیونکہ اگر تاخیر کرے گا تو چونکہ تاخیر سے بھولنے اور کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے وہ عمل چھوٹ سکتا ہے لہٰذا نماز اگر اول وقت میں پڑھ لی جائے تو اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ کم ہو جاتا ہے اور اس لئے اول وقت میں نماز پڑھنا انسان کے اعمال میں سے اعلیٰ عمل ہے۔ اسی وجہ سے ہم فجر میں تغلیس کے قائل ہیں۔

جمع و توفیق کی صورت

امام شافعی رحمہ اللہ اپنے موقف کو ترجیح دینے کے دلائل ذکر کرنے بعد ان دونوں روایات میں جمع کی صورت میں بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے صلاۃ وسطی کی حفاظت کا حکم دیا اور رسول اللہ ﷺ نے اول وقت میں

نماز پڑھنا افضل عمل قرار دیا اور اس میں اللہ کی رضاء کا حصول بھی بیان فرمایا تو لوگوں نے فجر کے ظاہر ہونے سے پہلے فجر کی نماز پڑھ لی جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے اسفار یعنی فجر الآخر کے ظاہر ہونے پر نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ لہٰذا اسفار کا وہ معنی یہاں مراد نہیں جو ہمارے مخالف موقف رکھنے والے اپناتے ہیں۔ اس طرح ان روایات میں اختلاف ختم ہو جاتا ہے فرماتے ہیں۔وَإِذَا احْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مُوَافِقًا لِلْأَحَادِيثِ كَانَ أَوْلَى بِنَا أَلَّا نَنْسِبَهُ إِلَى الِاخْتِلَافِ [34] جب اس حدیث کا دوسری مخالف احادیث سے موافقت کا امکان ہے تو ہمارے لئے بہتر یہ ہے کہ ہم اسے اختلاف کی طرف منسوب نہ کریں۔

اس سے پتا چلا کہ امام شافعی رحمہ اللہ یہاں ان متضاد احادیث میں موافقت پیدا کرتے ہوئے ان کا تضاد ختم کر رہے ہیں۔

غسل جمعہ فرض ہے یا سنت

امام شافعی رحمہ اللہ باب غسل الجمعہ کے تحت بیان کرتے ہیں کہ ناپاکی کی حالت میں غسل کرنا واجب ہوتا ہے اس کے علاوہ کسی غسل کے واجب ہونے پر کوئی واضح دلیل موجود نہیں۔ لیکن بعض کے نزدیک جمعہ کے لئے کیا جانے والا غسل واجب ہے۔ اس پر دلیل امام شافعی اپنی سند سے زہری عن سالم عن ابیہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایامَنْ جَاءَ مِنْكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلِ [35] جو کوئی تم میں سے جمعہ کے لئے آئے تو اسے چاہیے کہ وہ غسل کرے۔

ایک روایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ [36] جمعہ کے دن کا غسل ہر محتلم پر واجب ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ ان روایات کو بیان کرنے کے بعد وجوب کی وضاحت کرتے ہوئے اس کی مختلف قسمیں ذکر کرتے ہیں ایک واجب ایسا ہوتا ہے جس کے بغیر چارہ کار نہیں۔ ایک اخلاقیات کا وجوب ہوتا ہے اور ایک وجوب اختیاری ہوتا ہے۔ ایک صفائی کے حصول کے لئے وجوب ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہے کہ جب میں مشکل میں نظر آؤں تو تم پر واجب ہے کہ میری مدد کرو۔ اس میں اخلاقی وجوب کا ذکر ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ ان اختلافی روایات کو قابل عمل قرار دینے کے لئے واجب کی اقسام میں سے اس قسم کو یہاں شمار کرتے ہیں جو استحباب پر محمول ہوتا ہے اور اس پر مزید دلیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کرتے ہیں

کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ جمعہ ارشاد فرمارہے تھے کہ ایک صحابی (حضرت عثمان) مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یہ کونسا وقت ہے آنے کا؟ انہوں نے کہا اے امیر المومنین میں کام سے بازار گیا اور جب واپس آیا تو میں نے اذان سنی تو صرف وضوء کر سکا اور آ گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وضو بھی (تو قابل ملامت ہوئے) حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غسل کرنے کا حکم فرماتے تھے۔[37]

اس روایت سے استدلال کرتے ہوئے امام شافعی رحمہ اللہ غسل کے وجوب کی نفی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے حکم کے بارے جانتے تھے کہ آپ غسل جمعہ کا حکم دیتے تھے پھر بھی انہوں نے غسل کے لئے نہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا نہ حضرت عثمان غسل کرنے کے لئے گئے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ غسل جمعہ واجب نہیں بلکہ مسنون ہے۔

ان روایات میں جمع و توفیق پیدا کرنے کے لئے امام شافعی رحمہ اللہ حالتِ جنابت میں غسل کا واجب ہونا فرض کے معنی میں استعمال کرتے ہیں اور جمعہ کے دن غسل کا واجب ہونا استحباب پر محمول کرتے ہوئے تضاد کو ختم کرتے ہیں۔

پیغام نکاح پر پیغام نکاح بھیجنا

امام شافعی رحمہ اللہ باب خطبۃ الرجل علی خطبۃ اخیہ کے تحت اس مسئلہ پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لَا يَخْطُبْ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيه[38] تم میں سے کوئی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی حدیث کی مثل روایت کیا گیا ہے۔ اس کے مقابلے میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنھا کی روایت ہے وہ کہتی ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے زوج کی طرف سے طلاق کی عدت میں ارشاد فرمایا۔ جب عدت پورے ہو جائے تو مجھے اجازت دینا (کہ میں تمہارا نکاح کراؤں) جب میری عدت پوری ہو گئی تو میں نے آپ ﷺ کو اطلاع دی کہ معاویہ اور ابو جہم نے مجھے پیغام نکاح بھیجا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ، وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ، انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْد[39] "جہاں تک معاویہ کی بات ہے تو وہ تو کنگال ہے اس کے پاس مال نہیں اور ابو جہم اپنا ڈنڈا کندھے سے نہیں اتارتا (بہت مارتا ہے) تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو۔

امام شافعی رحمہ اللہ ان روایات کو نقل کرنے کے بعد ان کے اختلاف کو اس طرح حل کرتے ہیں کہ جس روایت میں پیغام نکاح پر پیغام نکاح سے منع کیا گیا تو وہ ایسی عام بات ہے جس سے خاص بات مراد لی گئی۔ یعنی اس نہی سے مراد ہر قسم کی نہی نہیں ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی کسی بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح نہ بھیجے۔ جب عورت نے اپنے ولی کو نکاح کی اجازت دے دی ہو۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خنساء بنت خذام [40] کا نکاح کر دیا جبکہ ان کے والد نے ان کی مرضی کے بغیر ان کا نکاح کر دیا تھا حالانکہ وہ ثیبہ تھیں۔ [41]

اس سے ثابت ہوا کہ ولی جب ثیبہ عورت کی مرضی کے بغیر نکاح کرے تو وہ نکاح باطل ہے اور اگر اس کی مرضی سے نکاح کرے تو نکاح ثابت ہے تو جب ولی عورت کی اجازت سے نکاح کر رہا ہو۔ تو اس دوران خطبہ نکاح بھیجنا درست نہیں ہو گا۔ واللہ اعلم

جب فاطمہ بنت قیس نے نبی پاک ﷺ کو ابھی نکاح کرنے کے لئے بتایا ہی نہ تھا تو معاویہ اور ابو جہم کا پیغام نکاح بھیجنا اس منع میں نہیں آتا جس سے روکا گیا ہے اور نہ ہی کوئی ایسی روایت ملتی ہے جس میں حضرت معاویہ اور ابو جہم کو حضور اکرم ﷺ نے پیغام نکاح بھیجنے سے منع کیا ہو تو لا محالہ انہوں نے الگ الگ پیغام نکاح بھیجا ہو گا۔

مسئلہ زیر بحث میں امام شافعی رحمہ اللہ نے بڑے منطقی انداز سے مخالف روایات کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ یہ دونوں روایات ایک دوسرے کی مخالف نہیں ہیں بلکہ موافق ہیں۔

پھر امام شافعی ایک اشکال کا جواب دیتے ہیں کہ اگر کوئی یہ کہے کہ پیغام نکاح پر پیغام نکاح اس وقت منع ہے جب پہلے پیغام پر عورت رضامند یا رضامندی کے قریب ہو یعنی اس نکاح کی طرف مائل ہو تو امام شافعی رحمہ اللہ اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ صرف مائل ہونا نکاح کے مترادف نہیں ہے۔ لہٰذا یہ اس نہی کا محل نہیں ہے۔

چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور چھوڑنا

امام شافعی رحمہ اللہ اس حوالے سے حضرت سالم بن عبد اللہ کی اپنے باپ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَه وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَصُومُ قَبْلَ الْهِلَالِ بِيَوْمٍ [42] جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اسے دیکھو تو روزہ رکھنا چھوڑ دو اور عبد اللہ بن عمر چاند کے دیکھنے سے ایک دن پہلے کا بھی روزہ رکھتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو مہینے کا آغاز جلد کر دیتے ہیں مجھے ان پر تعجب ہے اور رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا"لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ"[43] جب تک چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو اور جب تک چاند نہ دیکھو اسے نہ چھوڑو"۔

تیسری روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ، صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِي[44] مہینہ ایک یا دونوں پہلے نہ شمار کیا کرو مگر یہ کہ تم میں سے کسی کے روزے کی موافقت پیدا ہو جائے اس (چاند) کو دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر ہی چھوڑو۔ اگر بادل کی وجہ سے نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرو۔ امام شافعی رحمہ اللہ ان روایات کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں وَبِهَذَا كُلِّهِ نَأْخُذ ہم ان سب روایات سے مسئلہ کا استنباط کرتے ہیں۔ چاند دیکھ کر روزہ رکھا جائے اور چاند دیکھ کر روزہ چھوڑا جائے چونکہ چاند کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لئے وقت کا ذریعہ بنایا ہے۔ فرمان نبوی ﷺ کا مطلب یہ ہے کہ جب تک تم چاند کو دیکھ نہ لو تم پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ اس باب میں مذکور روایات میں پایا جانے والا اختلاف اس طرح ختم کرتے ہیں کہ جن احادیث میں صرف چاند دیکھ کر روزہ رکھنے اور چھوڑنے کا بیان ہے انہیں عام رکھتے ہیں اور دوسری روایات جن میں یہ بات بھی بیان ہوئی ہے کہ جن کی عادت ہو کہ وہ نفلی روزہ اس دن رکھتے ہوں تو ان کے لئے یہ شک والا روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ لہٰذا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے عمل (کہ وہ چاند کے ایک دن پہلے روزہ رکھ لیتے تھے) کو اس طرح کی روایات کے ساتھ جمع کیا جا سکتا ہے کہ جو حدیث إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ اعْتَادَ صَوْمًا مِنْ أَيَّامٍ مَعْلُومَة[45] مگر یہ کہ آدمی ان خاص دنوں کا روزہ رکھنے کا عادی ہو تو اس کے روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

گویا امام شافعی رحمہ اللہ یوم شک کا روزہ رکھنے پر دلالت کرنے والی روایات کو اس آدمی پر محمول کرتے ہیں جس کی نفلی روزہ رکھنے کی عادت ہو اور منع کرنے والی روایات کو عام حالات پر محمول کرتے ہیں کہ جس آدمی کی نفلی روزہ رکھنے کی عادت نہ ہو وہ ایک دن قبل روزہ نہ رکھے۔

کونسا پانی نجس ہے کونسا پاک؟

امام شافعی رحمہ اللہ "باب الطہارۃ بالماء" کے تحت پہلے آیات قرآنی کے ذریعے یہ ثابت کرتے ہیں کہ ہر قسم کے پانی سے طہارت حاصل ہوتی ہے۔ فی نفسہ پانی پاک ہوتا ہے پھر حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے بئر بضاعۃ کے بارے پوچھا جس میں گندگی ڈالی جاتی تھی تو نبی پاک

ﷺ نے فرمایا إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْء[46] بے شک اس پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں بنا سکتی۔ دوسری روایت حضرت عبداللہ بن عمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا[47] جب پانی دو حصے مٹکے ہوں تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔ تیسری روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ[48] تم میں سے کوئی شخص بھی کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس سے غسل کرے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّات[49] جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھونا چاہیئے۔ ان روایات کو بیان کرنے کے بعد امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں فَبِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ كُلِّهَا نَأْخُذُ، وَلَيْسَ مِنْهَا وَاحِدٌ يُخَالِفُ عِنْدَنَا وَاحِدًا[50] ہم ان سب احادیث سے استنباط کرتے ہیں اور ان میں سے کوئی ایک دوسرے کے خلاف نہیں ہے۔

ان بظاہر مختلف اور متعارض روایات میں امام شافعی رحمہ اللہ اس طرح جمع و توفیق پیدا کرتے ہیں کہ ان میں اختلاف ختم ہو جاتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ بئر بضاعہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ بئر بضاعہ ماء کثیر کے حکم میں ہونے کی وجہ سے گندگی کے گرنے سے اس کا پانی ناپاک نہیں تھا اور اس کا رنگ، بو اور ذائقہ بھی نہیں بدلتا تھا اس لئے اس کے بارے فرمایا گیا کہ اس کے پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگرچہ آپ ﷺ کا فرمان إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْء[51] دونوں احتمالات رکھتا ہے کہ اس سے مراد کثیر پانی تھا یا قلیل لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایات سے قلیل پانی ہونے کا احتمال ختم ہو گیا۔ کیونکہ اس روایت میں کتے کے برتن میں منہ ڈالنے کی وجہ سے اسے سات بار دھونے کا حکم ہے کیونکہ برتن عام طور پر چھوٹے ہوتے ہیں ان میں ماء قلیل آتا ہے اس لئے بئر بضاعہ میں جو پانی تھا اسے ماء کثیر پر محمول کیا جائے گا۔

اسی طرح برتنوں میں موجود پانی قلیل ہونے کی وجہ سے نجاست گرنے سے نجس ہو جاتا ہے اگرچہ اس کا رنگ، بو اور ذائقہ تبدیل نہ ہو تو یہ چیز اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ ماء کثیر بھی نجس ہو جائے گا۔ اگرچہ وہ بئر بضاعہ کی مقدار تک نہ بھی پہنچے۔ اب کسی ایسی دلیل کی ضرورت تھی کہ جس سے نہ واضح ہو کہ کونسا پانی نجس ہو گا یا نجس نہ ہو گا۔ اس کی حالت نہ بدلنے کے باوجود لہٰذا یہ دلیل ولید بن کثیر کی روایت سے میسر آ گئی جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب پانی دو مٹکے ہو تو وہ نجس نہ ہو گا۔

اس حدیث کی دو مفاہیم پر دلالت ہوتی ہے ایک یہ کہ جب پانی دو مٹکے یا اس سے زائد ہو تو نجاست گرنے سے نجس نہ ہو گا یہ بئر بضاعہ کی حدیث کے مثل ہو گیا اور دوسرا یہ کہ اگر دو مٹکوں سے کم ہو تو یہ نجس ہو جائے گا تو یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی مثل ٹھہرا جس میں کتے کے برتن میں منہ ڈالنے سے اسے دھونے کا حکم ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ چوتھی روایت جس میں کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ ان روایات کے خلاف نہیں۔

خلاصہ بحث

مذکورہ بحث سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ ان مختلف مفاہیم رکھنے والی روایات کو ایک دوسرے کے ہم معنی بنانے اور ان کو جمع کرنے کے حوالے سے بہت مہارت رکھتے ہیں۔ جس کا بیان سطور ذیل میں کیا گیا ہے۔

1۔ من جہۃ المباح

ان مسائل میں بعض وہ مسائل ہیں جن میں پائی جانے والی روایات کو امام شافعی رحمہ اللہ اختلاف من جہۃ المباح کے طور پر لیتے ہوئے ان کو جمع کرتے ہیں جیسا کہ اعضاء وضوء کو دھونے کے حوالے موجود مختلف روایات کو اختلاف من جہۃ المباح کے تحت جمع کرتے ہیں یعنی اعضاء وضوء کو ایک ایک مرتبہ دھونا بھی درست ہے اور تین تین بار دھونا بہتر ہے اسی طرح نماز میں مختلف سورتوں کی تلاوت کے بارے میں موجود مختلف روایات کو بھی اسی قبیل سے شمار کرتے ہوئے اس کو وسعت پر محمول کرتے ہیں کہ بڑی سورتوں کو بھی پڑھا جا سکتا ہے اور چھوٹی سورتوں کو بھی۔ لیکن بڑی سورتوں کو نماز میں پورا پڑھنا لازمی نہیں ہے اور جن روایات میں بڑی سورتوں کی تلاوت نماز میں منقول ہے وہ بھی پوری پوری سورت کی تلاوت مراد نہیں بلکہ اس کی بعض آیات کی تلاوت مراد ہے۔ جنگی قیدیوں کے فدیہ کے حوالے سے مروی مختلف روایات کو بھی اسی اصول کے تحت جمع کیا گیا ہے۔

2۔ خاص حالت پر محمول

بعض روایات کو اس طرح سے جمع کیا گیا ہے کہ منع کرنے والی روایات کسی خاص حالت یا کیفیت پر محمول ہیں اور اجازت والی روایات کسی دوسری کیفیت پر۔ جیسا کہ مکروہ اوقات میں نماز سے منع کرنے والی روایات اس حالت پر محمول کیا جائے گا جب وہ نماز فرض یا تاکید والی نہ ہو یا کسی کی پختہ عادت والی نہ ہو اور اگر وہ عادت یا معمول ہو یا فرض

وتاکید والی نماز ہو تو اسے پڑھنے کی اجازت ہے۔ اسی طرح نماز میں بڑی اور چھوٹی سورتوں کی تلاوت کے بارے میں جو روایات ہیں ان کو بھی من جہۃ المباح میں شمار کیا جائے گا کہ بڑی اور چھوٹی سورتوں میں سے کوئی بھی تلاوت کی جاسکتی ہیں۔

3۔عام کی تخصیص

کبھی امام شافعی رحمہ اللہ احادیث کو عام اور خاص کے ذریعے جمع کرتے ہیں کہ ان میں سے کسی ایک کو خاص قرار دیتے ہیں اور دوسری کو عام۔ جیسا کہ جانور کے نقصان کے ضمان کے رائیگاں جانے کے حوالے سے موجود روایات کو خاص اس حالت پر محمول کرتے ہیں کہ جب جانور کے مالک پر اس کی نگرانی لازم نہیں ہے تو اس وقت میں پہنچائے جانے والے نقصان کا ضمان رائیگاں ہے اور جب اس کے مالک کی نگرانی لازم ہے تو اس وقت میں پہنچائے جانے والے نقصان کا ضمان ادا کرنا پڑے گا، اسی اصول کے تحت استقبال قبلہ عند الغائط کے بارے منقول روایات کے اختلاف کو دور کیا گیا ہے کہ اگر صحرا میں قضائے حاجت کی جائے تو قبلہ کی طرف منہ نہیں کیا جائے گا اور اگر چار دیواری میں قضائے حاجت کی جائے تو اس صورت میں استقبال قبلہ ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

ایسے ہی جو روایات پیغام نکاح پر پیغام بھیجنے کے حوالے سے موجود ہیں ان کو جمع کرنے کے لئے بھی امام شافعی رحمہ اللہ نے اسی اصول کو اختیار کیا ہے کہ منع کرنے والی روایات کو خاص ہیں کہ جب عورت اپنے نکاح کا اختیار اپنے ولی کو دے چکی ہو اور اس کا ولی اس کا نکاح کہیں کر رہا ہو تو ایسی صورت میں نکاح کا پیغام بھیجنا جائز نہ ہو گا۔

4۔الفاظ کا مدلول

کہیں امام شافعی رحمہ اللہ ایک روایت کے الفاظ کو مختلف معانی پر محمول کر کے اس کو اس کی مخالف روایت کے ساتھ اس طرح جمع کرتے ہیں کہ ان دونوں پر عمل کرنا ممکن ہو جاتا ہے مثال کے طور پر بعض روایات سے محرم کے لئے شکار کے گوشت کے کھانے کا جواز ملتا ہے اور بعض میں اس کی ممانعت ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ ان دونوں کو اس طرح جمع کرتے ہیں کہ جس روایت میں پالتو گدھے کا گوشت آپ ﷺ کو ہدیہ پیش کیا گیا وہ روایت یہ احتمال رکھتی ہے کہ یہ زندہ گدھا تھا اور زندہ جانور کو محرم ذبح نہیں کر سکتا اس لئے واپس قبول نہیں کیا۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ وہ گوشت کی صورت میں تھا اور آپ ﷺ جانتے تھے کہ یہ ان کے لئے ذبح کیا گیا ہے اس لئے اسے واپس لوٹا دیا اور جن روایات میں حالت احرام میں شکار کا گوشت کھانے کا جواز ہے وہ اس بات پر محمول ہیں کہ وہ شکار محرم کی خاطر نہیں کیا

گیا اور نہ اس کے حکم سے کیا گیا تھا اس لئے اس کا کھانا محرم کے لئے جائز قرار پایا۔ البتہ امام طحاوی رحمہ اللہ ان روایات کا اختلاف ترجیح کے ذریعے دور کرتے ہیں۔

5۔ حدیث کے معنی کی تعیین

بعض مواقع پر امام شافعی رحمہ اللہ دو متضاد روایات کو جمع کرنے کے لئے ایک روایت کے معنی تعیین کرتے ہوئے اسے دوسری رویت کے قریب کر دیتے ہیں کہ اس سے وہ معنی ہی مراد نہیں ہے جو مخالف مؤقف رکھنے والے لیتے ہیں۔ مثلاً فجر کی نماز میں اسفار (روشنی میں نماز ادا) کرنے والی روایات سے مراد امام شافعی یہ لیتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اول وقت میں نماز پڑھنے کو زیادہ اجر کا باعث قرار دیا تو لوگوں نے فجر کے وقت سے بھی پہلے نماز ادا کر لی اس لئے آپ ﷺ نے فجر الآخر میں نماز کا حکم دیا۔ گویا یہاں اسفار کا وہ معنی ہی مراد نہیں جو مخالف مؤقف رکھنے والے اس لیتے ہیں۔

6۔ اختلاف احوال

کچھ مسائل میں امام شافعی رحمہ اللہ روایات کے اختلاف کو احوال کی تبدیلی کے ساتھ خاص کر کے دور کرتے ہیں جیسا کہ غسل جمعہ کے حوالے سے موجود روایات میں تضاد دور کرنے کے لئے امام شافعی رحمہ اللہ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ اگر کسی اور وجہ سے غسل فرض ہو جائے تو غسل کرنا ضروری ہو گا ورنہ نہیں۔ گویا غسل جمعہ کے لازمی ہونے کا بیان کرنے والی روایات کو اس بات پر محمول کیا جائے گا کہ جب کسی پر غسل واجب ہو تو غسل کرنا لازمی ہے ورنہ اگر کر لیا تو اچھا ہے، نہ کیا تو بھی جائز ہے۔

یوم شک کے روزے کے بارے منقول روایات کو بھی اس طرح جمع کیا گیا ہے کہ اگر کسی کی عادت اس دن روزہ رکھنے کی عادت ہو تو اس کے لئے روزہ رکھنے میں حرج نہیں ہے البتہ جس کی عادت نہیں ہے تو وہ یوم شک کا روزہ نہ رکھے۔

حوالہ جات

1 محمد بن ادریس ال شافعی، "اختلاف الحدیث"، بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1986ء، باب الاختلاف من جہۃ المباح، ص 41

Muhammad bin Idrīs al-Shāfiʿī, *Ikhtilāf al-Ḥadīth*, Beirut: Dār-al-Kutub al-ʻIlmiayyah, 1986, bāb al-Ikhtilāf min jihat-al-mubāh. P 41

2 ایضا

Ibid

3 "اختلاف الحدیث"، باب الاختلاف من جہۃ المباح، ص 42

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb al-Ikhtilāf min jihat-al-mubāh. P 41

4 ایضا

Ibid

5 القرآن 73 :20

Al-Qur'ān 73:20

6 القرآن 81: 17

Al-Qur'ān 81:17

7 "اختلاف الحدیث"، باب القراۃ فی الصلاۃ، ص 42، امام مسلم رحمہ اللہ نے عمرو بن حریث سے یہی حدیث یوں روایت کی ہے أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ (مسلم بن حجاج القشیری، "الجامع" کتاب ال صلاۃ، باب القراءۃ فی الصبح، ج 1، ص 169)

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb al-Qirā't fi al-Ṣalah,. P 42; This *Ḥadīth* has been reported by Muslim in these words أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ
(Muslim bin al-Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Beirut: *Ihyā-e-Turāth-al-Islāmī. Kitāb al-Ṣalāh*, bāb al-Qirāt fi *Ṣubh, Vol 1.* P 169.)

8 القرآن 81: 1

Al-Qur'ān 81:1

9 "اختلاف الحدیث"، باب القراۃ فی الصلاۃ، ص 43 ; امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی الجامع الصحیح میں اسے روایت کیا ہے، مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب القرات فی الصبح، ج 1 ، ص 169

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb al-Qirāt fi al-Ṣalāh, P 43/ Muslim has also reported this *Ḥadīth* in his book *Ṣaḥīḥ*, Muslim bin al-Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Beirut: *Ihyā-e-Turāth-al-Islāmī. Kitāb al-Ṣalāh*, bāb al-Qirāt fi *Ṣubh*, *Vol 1.* P 169

[10] "اختلاف الحدیث"، باب القراۃ فی الصلاۃ، ص43

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb al-Qirāt fi al-Ṣalāh, P 43

[11] القرآن73 :20

Al-Qur'ān 73:20

[12] "اختلاف الحدیث"، باب الساعات التی تکرہ فیھا الصلوۃ، ص79

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb al-Qirāt fi al-Ṣalāh, P 43

[13] ایضا، ص81

Ibid, P. 81

[14] ایضا

Ibid

[15] ایضا

Ibid

[16] "اختلاف الحدیث"، باب قتل الاساری والمفاداۃ بھم والمن علیھم، ص58

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb Qatal-al-Asārā wa al-mufādāt behim…, P 58

[17] "اختلاف الحدیث"، باب قتل الاساری والمفاداۃ بھم والمن علیھم، ص58؛ امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد، امام نسائی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ نے اس روایت کو پوری تفصیل سے نقل کیا ہے۔

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb Qatl-al-Asārā wa al-mufādāt behim…, P 58

[18] "اختلاف الحدیث"، باب قتل الاساری والمفاداۃ بھم والمن علیھم، ص58

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb Qatl-al-Usārā wa al-mufādāt behim…, P 58

[19] ایضا

Ibid

[20] ایضا

Ibid

[21] "اختلاف الحدیث"، باب جرح العجماء جبار، ص225

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb Jaraḥ al-'ujmā jibār, P 225

[22] ایضا، ص226

Ibid, P 226

[23] " اختلاف الحدیث "، باب استقبال القبلۃ للغائط والبول، ص163

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb Istiqbāl-al-Qibla li al-Ghā't wa al-baul, P 163

[24] ایضا،ص164

Ibid, P 164

[25] ایضا،ص164 ؛ امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس روایت کو یوں بیان کیا ہے لَقَدْ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ، مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ المَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ ،الجامع الصحیح بخاری، دار طوق النجاة، مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي، ط 1 ،1422ھ، کتاب الوضوء، باب من تبرز علی لبنتین، ج1، ص48

Ibid, P 164; Bukhārī, Muḥammad bin Ismāʿīl. Al-Jame' al-Ṣahīh. Beirut: Dār Taoq al-Najāh, 1422 AH, Kitāb-ul-Wuḍū, B$\bar{a}$b mun tabrraza ʻala libnatayen, Vol. 1, P 48

[26] "ا اختلاف الحدیث "، باب استقبال القبلۃ للغائط والبول، ص164

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb Istiqbāl-al-Qibla lil Ghā't wa al-baul, P 164

[27] "اختلاف الحدیث"، باب مایاکل المحرم من الصید، ص177

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb ma ya'kulu al-muḥrimu min al-Ṣayed, P 177

[28] ایضا،ص178

Ibid, P 178

[29] "اختلاف الحدیث"، باب الاسفار والتغلیس بالفجر، ص124

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb al-Isfār wa al-taghlīs bil-fajar, P 124

[30] ایضا،ص125

Ibid, P 178

[31] القرآن2 : 238

Al-Qur'ān 2:238

[32] "اختلاف الحدیث"، باب الاسفار والتغلیس بالفجر، ص125

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb al-Isfār wa al-taghlīs bil-fajar, P 125

[33] ایضا

Ibid

[34] ایضا

Ibid

[35] "اختلاف الحدیث"، باب غسل الجمعۃ، ص108

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb Gusal al-Jumʻah, P 108

[36] ایضا،ص109

Ibid, p 109

[37] "اختلاف الحدیث"، باب غسل الجمعۃ ص109 ؛ امام بخاری نے اپنی صحیح میں اسے الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ روایت کیا ہے، الجامع الصحیح لبخاری، کتاب الجمعۃ، باب فضل الغسل الجمعۃ وھل علی الصبی شھود، ج1، ص178

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb Gusal al-Jumu'ah, P 109; Bukhārī, Al-Jāme' 'as-Ṣahīh, Kitāb-ul-Jumu'a, bāb Faḍal al-Gusal al-Jumu'ah wa hal 'alā al-Ṣabī Shahūd, Vol. 1, P 178.

[38] "اختلاف الحدیث"، باب خطبۃ الرجل علی خطبۃ اخیہ ، ص179؛ امام ابو داؤد نے اسے انہی الفاظ سے روایت کیا ہے، ابو داؤد، السنن، المحقق: محمد محی الدین عبد الحمید، بیروت: المکتبۃ العصریۃ، کتاب النکاح، باب فی کراہیۃ ان یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ، ج1 ص206

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb khiṭbat-al-rajul 'ala khiṭbatu akhīh, P 179; Abū Da'ūd, Sulaimān bin al-Ashas, As-Sajastanī, al-jāme'as-Sunan, al-Maktaba-al-Aṣriya, Beirut, Kitāb-al-Nikaḥ, bāb fi krāhiyya an-yakhtuba al-rajulu 'ala khiṭbat e akhīhī, Vol. 01, P 206.

[39] "اختلاف الحدیث"، باب خطبۃ الرجل علی خطبۃ اخیہ، ص180

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb khiṭbat-al-rajul 'alā khiṭbata akhīhī, P 180

[40] یہ انصاریہ صحابیہ تھیں، آپ ﷺ سے بیعت بھی کی اور احادیث بھی روایت کیں، الطبقات الکبری لمحمد بن سعد بن منیع المعروف بابن سعد، تحقیق محمد عبد القادر عطا، بیروت: دار الکتب العلمیۃ،، الطبعۃ: الأولی، 1410 ھ - 1990م، ج4، ص199

She was ṣaḥabia from anṣār. She pledged him ﷺ and reported *Ahādīth. Muhammad bin Sa'd bin Manī',* Ṭabqāt al-kubrā, Dār-al-kutub al'Ilmiyya, Beirut: 1st Edition, 1990. Vol. 4, P 199

[41] "اختلاف الحدیث"، باب خطبۃ الرجل علی خطبۃ اخیہ، ص180

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb khiṭbat-al-rajul 'alā khiṭbat e akhīh, P 180

[42] اختلاف الحدیث، باب الصوم لرویۃ الہلال، ص182

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb al-ṣaum li ru'yat al-hilāl, P. 182

[43] ایضا

Ibid

[44] "اختلاف الحدیث"، باب الصوم لرویۃ الہلال ، ص182 امام بیہقی نے بھی اسے روایت کیا ہے (بیہقی، معرفۃ السنن والآثار، کتاب الصیام، باب الصوم لرؤیہ الھلال، ج4، ص204)

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb al-ṣaum li ru'yat al-hilāl, P. 182; This tradition has been reported by al-Behqī, Behqī, Ma'refa al-Sunan wa al-Athār, Kitāb al-ṣiyām, bāb al-ṣaum li ru'yat al-hilāl. Vol. 4, P 204.

[45] "اختلاف الحدیث"، باب الصوم لرویۃ الہلال، ص183

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb al-ṣaum li-ru'yat al-hilāl, P. 183

[46] "اختلاف الحدیث"، باب الطہارۃ بالماء، ص70

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb al-ṭahārah bi al-mā', P. 70

[47] ایضا

Ibid

[48] "اختلاف الحدیث"، باب الطہارۃ بالماء، ص 71 ؛ نسائی نے بھی انہی الفاظ سے اسے روایت کیا ہے، نسائی، السنن، حلب: مکتب المطبوعات الإسلامیۃ، الطبعۃ الثانیۃ، 1406 - 1986، کتاب الطہارۃ، باب الماء الدائم، ص57

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb al-ṭahārah bi al-mā', P. 70; Al-Nisa'ī also reported this *Ḥadīth* with the same words. Al-Nisā'ī, al-Sunan, Ḥalb, Maktabat al-Maṭbu'āt al-Islamiya, 2nd Edition, 1986. Kitāb al-ṭaharah bāb al-mā' al-Dā'm, P 57

[49] "اختلاف الحدیث"، باب الطہارۃ بالماء، ص70

Ikhtilāf al-Ḥadīth, bāb al-ṭahārah bi al-mā', P. 70

[50] ایضا

Ibid

[51] ایضا

Ibid